بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیارت گاہ دو عالم ہے جن کا روضۂ اطہر
درود بے شماران پر سلام بے شماران پر

سلام ہی سلام

عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

انمول تحفہ

مرتب :- مولانا امام علی دانش رائپوری

(محبوب سعیدیہ پریس، دیوبند)

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمْ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝ اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور بہت بہت سلام بھیجو۔

درود و سلام سب سے اچھا وہ ہے جو عربی زبان میں نماز میں بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے اور جن لفظوں اور عبارتوں کے ساتھ روایتوں میں درود و سلام آیا ہے وہ افضل ہیں۔ اپنی مادری زبان اردو میں بھی درود و سلام پڑھنا ثواب ہے جتنے ذوق و شوق اور اطاعت کے جذبہ سے پڑھا جائے اتنے ہی درجے حاصل ہوں گے آیت میں کسی مخصوص حالت اور ہیئت کی قید نہیں ہے جن وقتوں میں فقہائے کرام نے مکروہ لکھا ہے ان کے علاوہ ہر وقت پڑھ سکتا ہے البتہ نام نامی صلی اللہ علیہ وسلم آنے پر ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے اور خود ساختہ قیدوں سے بچائے اور اتباعِ سنت سے نوازے۔ آمین

امام علی دانش عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد باری تعالیٰ

خدایا تیری صفت کسی کو نہیں ملی ہے نہیں ملے گی
جو شمع توحید جل رہی ہے نہیں بجھی ہے نہیں بجھے گی

بلے ہیں تیرے کرم سے یارب کریم ہے تو رحیم ہے تو
سوائے تیرے کسی سے بگڑی نہیں بنی ہے نہیں بنے گی

جو ابر رحمت اٹھا حرم سے تمام عالم پہ چھا گیا ہے
یہ موجِ کوثر کسی کے روکے نہیں رکی ہے نہیں رکے گی

جو تیرے در پر بنا سوالی گیا نہ یارب کبھی وہ خالی
وہ کون شئی ہے جو تیرے در سے نہیں ملی ہے نہیں ملے گی

جو علم و دانش جو نور تقویٰ عطا کیا تو نے مصطفیٰ کو
بڑھے گی اس کی چمک برابر نہیں مٹی ہے نہیں مٹے گی

تبلیغی ترانہ

ہم دین کے سپاہی حامی خدا ہمارا
دونوں جہاں کا رہبر ہے رہنما ہمارا

اسلام کے چمن میں تازہ بہار آئے
یہ آرزو ہماری یہ مدّعا ہمارا

توحید کے ترانے گونجے وہاں وہاں پر
گزرا جہاں جہاں سے یہ قافلہ ہمارا

قرآن کی حفاظت کرتے رہے اگر ہم
نام و نشاں رہے گا باقی سدا ہمارا

حق بات ہی کہیں گے حق راہ پر چلیں گے
باقی رہے خدایا یہ حوصلہ ہمارا

جس کارواں کے رہبر اصحابؓ ہیں نبیؐ کے
اے بھائیو اسی سے ہے سلسلہ ہمارا

نفرت کی آندھیوں میں الفت کی مشعلوں کو
کرتے رہیں گے روشن ہے فیصلہ ہمارا

تبلیغِ دیں کریں گے اللہ کے سہارے
دانش ہمیں ملے گا اک دن صلہ ہمارا

سلام

فخرِ دنیا فخرِ عقبیٰ فخرِ دوراں کو سلام
فخرِ جن فخرِ ملائک فخرِ انساں کو سلام

کفر کی تاریکیاں مٹتی ہیں جن کے نام سے
اس چراغِ بزمِ ہستی ماہِ تاباں کو سلام

گلشنِ ہستی میں آئی جس کے آنے سے بہار
اس بہارِ جاوداں جانِ گلستاں کو سلام

جس کو خالق نے بنایا ہے امام الانبیاءؑ
اس امیرِ کارواں شاہِ رسولاں کو سلام

والیِ تسنیم و کوثر شافعِ روزِ جزا
رحمۃ للعالمیں غمخوارِ انساں کو سلام

جس کے تارے ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ عثماںؓ علیؓ
معرفت کے چاند اس مہرِ درخشاں کو سلام

پیکرِ لطف و سخاوت صاحبِ خلقِ عظیم
حاملِ توحیدِ یزداں روحِ ایماں کو سلام

حشر میں ڈھونڈھیں گی جس کا آسرا سب امتیں
ایسے ظلِ عافیت کو ایسے داماں کو سلام

عظمتِ انسانیت کو جس نے بخشی زندگی
عدل کے اس پاسبانِ جنت بداماں کو سلام

زینتِ الفقر فخری جس کی عظمت کا نشاں
تاجدارِ دو جہاں کو ایسے سلطاں کو سلام

خاک کے ذروں کو جس نے کر دیا ہے آفتاب
مہرِ عالمتاب کو اس نورِ قرآں کو سلام

پیروی سے جس کی ملتا ہے سکونِ دو جہاں
اس نشاطِ بزمِ امکاں جانِ جاناں کو سلام

جس کی رفعت تک پہنچنے سے تھکے روح الامیں
صاحبِ معراج اس خالق کے مہماں کو سلام

ختم ہے جس پر نبوت فیض جس کا دائمی
اس خدا کے خاص بندے پاک انساں کو سلام

جس کو حاصل ہیں علومِ اولین و آخریں
علم و دانش فکر و فن کے اس نگہباں کو سلام

ہدیۂ سلام بدرگاہِ خیرالانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

تخیل میں روضۂ انور کے سامنے

السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

فخرِ کون و مکاں سرورِ دوسرا — آپ جیسا نہ ہوگا نہ پہلے ہوا
آپ ہی سب سے اعلیٰ ہیں بعد از خدا — مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

منزلِ قربِ حق آپ کا نقشِ پا! — آپ کے خوشہ چیں انبیاء اولیاء
کشتیٔ دین کے ہیں آپ ہی ناخدا — آپ بدر الدجیٰ آپ شمس الضحیٰ

السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

جا کے سدرہ پہ جبریل نے کہہ دیا — میری پرواز کی ہو گئی انتہا
جس جگہ کوئی اب تک نہیں جا سکا — جائیے اس جگہ اے حبیبِ خدا

السلام السلام اے شفیع الورے
سید المرسلیں خاتم الانبیاء

اک اشارہ کیا چاند ٹکڑے ہوئے — آپ کا سنگریزوں نے کلمہ پڑھا
اللہ اللہ یہ لطف و کرم آپ کا ! — بخش دی جان کے دشمنوں کی خطا

السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سیدالمرسلیں خاتم الانبیاء

آپ کو رب نے بے عیب پیدا کیا — آپ پر دونوں عالم کو شیدا کیا
پورا عالم خبر آپ ہیں مبتدا — مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا

السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سیدالمرسلیں خاتم الانبیاء

روضۂ پاک پر جا کے باد صبا — عرض کرنا یہ دانش کا ہے مدعا
آپ ہی کی شفاعت کا ہے آسرا — ورنہ اعمال نامہ ہے حد سے برا

السلام السلام اے شفیع الوریٰ
سیدالمرسلیں خاتم الانبیاء

ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

فخر انسانیت انبیاء کے امام — آسمان ہدایت کے ماہِ تمام
دونوں عالم کے سرتاج خیر الانام — احمد مصطفےٰ المجتبیٰ لا کلام .....!

نام نامی لبوں پر بصد احترام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

خواب غفلت میں انسان تھا سویا ہوا — سارے عالم پہ چھائی تھی کالی گھٹا
یک بیک سوئے بطحا جو چمکی کرن — رات رخصت ہوئی اور سویرا ہوا

نور سے جگمگانے لگے صبح و شام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

کبر و نخوت کے بت ٹوٹ کر گر پڑے
ظلم و طغیاں کے آتشکدے بجھ گئے
عدل و انصاف کی روشنی چھا گئی
امن اور شانتی کے دیئے جل گئے
آگیا مصطفےٰ کا خدائی نظام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

گلشنِ دہر میں آئی تازہ بہار
کھل گئے پھول کلیوں پہ آیا نکھار
ذرہ ذرہ مہکنے لگا مشکبار!
ڈالی ڈالی نے پہنا ہے غنچوں کا ہار
مفت ملتے ہیں تسنیم و کوثر کے جام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

حق پرستوں کا ہر حال میں ساتھ دو
ظلم کے راستہ پر نہ ہرگز چلو!
رحم اس پر خدا کو بھی آتا نہیں
جو ستاتا ہے بے رحم مخلوق کو!
یہ ہے میرے نبیؐ کا پیارا پیام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

مٹ گئی قیصرِ روم کی سلطنت
پارہ پارہ ہوا تاجِ کسرائیت
گر پڑیں ڈر کے شیطان کی مورتیں
جس طرف بھی گئے وہ فرشتہ صفت
اللہ اللہ غلاموں کا ان کے مقام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

جسم سے روح جب ہو رہی ہو جدا — ایسی حالت میں کریے کرم اے خدا
دل میں تصویر ہو روضۂ پاک کی — لب پہ ہو مصطفٰےؐ مصطفٰےؐ مصطفٰےؐ
میرے بگڑے ہوئے سارے بن جائیں کام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

درود و سلام

درود بے شمار ان پر سلام بے شمار ان پر

محمدؐ ہیں خدا کے خاص بندے اور پیغمبر — نبوت ختم ہے جن پر رسالت ختم ہے جن پر
خدا سے کم ہے درجہ میں سبھی مخلوق سے برتر — زیارت گاہِ دو عالم ہے جن کا روضۂ اطہر

درود بے شمار ان پر سلام بے شمار ان پر

امام المرسلیں ہیں وہ شفیع المذنبیں ہیں وہ — سراپا معجزہ محبوب رب العالمیں ہیں وہ
مجسم خیر و برکت رحمۃ للعالمیں ہیں وہ — بنایا خلق تعالیٰ نے جنھیں ہر قوم کا رہبر

درود بے شمار ان پر سلام بیشمار ان پر

سلامی چاند بھی دیتا ہے جن کے روئے انور کو — پسینہ جن کا شرماتا ہے عطر و مشک و عنبر کو
انھیں دیکھے زلیخا بھول جائے اپنے دلبر کو — نہیں ہے دلکشی و حسن میں انکا کوئی ہمسر

درود بے شمار ان پر سلام بے شمار ان پر

جہالت کو مٹایا علم کے انوار پھیلائے — سلیقے حکمرانی کے شتربانوں کو سکھلائے
ستم کے خارزاروں میں کرم کے پھول برسائے — نبی تشریف لے آئے نظام عدل کو لے کر

درود بے شمار ان پر سلام بے شمار ان پر

زمیں سے آسماں تک راستے سب جگمگاتے ہیں
فضائیں مشک بو ہیں چاند تارے مسکراتے ہیں
شب معراج میں سرکار اس منزل پہ جاتے ہیں
جہاں جاتے ہوئے جلتے ہیں جبریلؑ کے بھی پر

درود بے شمار ان پر سلام بے شمار ان پر

خلیل اللہ نے بھی جن کے آنے کی دعا مانگی
وہ آئیں گے یہ عیسیٰ ابن مریم نے بشارت دی
نگاہیں ڈھونڈتی تھیں جنکو سب اقوام عالم کی
وہ آئے ہو گیا اصنام سے خالی خدا کا گھر

درود بے شمار ان پر سلام بیشمار ان پر

ہزاروں انقلاب آئے مگر اسلام زندہ ہے
چمکتا معجزہ قرآن کا پیغام زندہ ہے
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ کا نام زندہ ہے
ہمیشہ کے لئے دانش ہے فیض ساقیِ کوثر

درود بے شمار ان پر سلام بے شمار ان پر

ہدیۂ سلام

از:- مولوی غلام حسین خاں عارفؔ مدظلہ

سلام ان پر جو مہرباں بن کے آئے
چراغ شب بیکساں بن کے آئے
قرار دل مضطراں بن کے آئے
سفارش گر عاصیاں بن کے آئے

سلام ان شہ دین و دنیا کے اوپر
نبوت کا ہے خاتمہ جن کے اوپر

سلام ان بہی خواہ انساں کے اوپر
رہے دشمنوں پر بھی جو مہر آور
سلام ان شریک غم بیکساں پر !
گھلے فکر امت میں جو زندگی بھر

سلام ان پہ جو حق نما بن کے آئے
اندھیروں میں [illegible] ہر روشن دیا بن کے آئے

سلام ان پہ جن کا زمانہ پہ احساں — مہکتا ہے خوشبو سے جن کی گلستاں
محبت ہے جن کی مسلماں کا ایماں — چمک جائے ان کا پکڑ لے جو داماں

سلام ان سراپائے رحمت کے اوپر
جو ہوں گے شفیع امم روز محشر

سلام اختران نبوت کے اوپر! — ابوبکرؓ و عثمانؓ عمرؓ اور حیدرؓ
ستار حق جانشینِ پیمبر — چمکتے رہیں گے یہ تا یوم محشر

اثر ان کے قرآں میں مرتسم ہیں
ہدایت کی رہ ان کے نقش قدم ہیں

سلام آل و اصحاب ختم الرسل پر — سلام ارجمندان خیر السبل پر
سلام ان پہ جو کام آئیں گے پل پر — سلام اہل ایماں جتنے ہیں کل پر

الٰہا طفیلِ اماماں ملت
مرا خاتمہ ہو بہ آغوشِ رحمت

سلام

عارف بستوی

سلام اس پر کہ نام حق کو بالا کر دیا جس نے — سلام اس پر اندھیرے میں اجالا کر دیا جس نے
سلام اس پر جلا کر مشعلیں جس نے ہدایت کی — مٹا دی صفحۂ ہستی سے تاریکی ضلالت کی
سلام اس پر دل دشمن میں بھی گھر کر لیا جس نے — گل صدق و امانت سے تھا دامن بھر لیا جس نے
سلام اس باعث تکوین عالم فخر آدم پر — سلام اس مہبط جبریل سرکار دو عالم پر
سلام اس ماہ تاباں پر کہ جس نے حسن سیرت سے — کھلائے گلشن انسانیت میں پھول الفت کے

سلام اسیر نوازا جس نے بیواؤں یتیموں کو سلام اسیر کہ جس نے بخش دی قوت ضعیفوں کو

سلام ان پہ بھی جو مہر نبوت کی شعاعوں سے

ستارے بن کے غار آسمان دین پہ چمکے

سلام عقیدت :- آغا شورش کاشمیری مرحوم

سلام ان پہ کہ جن سے ہے رونق ہستی

سلام ان پہ کہ جو شاہ دو جہاں ٹھہرے

سلام ان پہ جو ہم بے کسوں کی منزل ہیں

سلام ان پہ کہ جو میر کارواں ٹھہرے

سلام ان پہ کہ جن کا نہیں مثیل کوئی

سلام ان پہ کہ جو ہادی زماں ٹھہرے

غرض کہ ان پہ درود و سلام کی بارش

جو ہر زمیں کے لئے ابر درفشاں ٹھہرے

ازل کے دن سے مشیت کی مصلحت تھی یہی

کہ خاک طیبہ محمدؐ کا آستاں ٹھہرے

اگر چلے ہو تو سوز دوام لے کے چلو

زباں پہ وردِ درود و سلام لے کے چلو

ایک غیر مسلم کا ہدیۂ سلام :- جگناتھ آزاد

سلام اس ذات اقدس پر سلام اس فخر دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے انساں پر
سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمیں بن کر
پیام دوست بن کر صادق الوعد و امیں بن کر
سلام اس پر جلائی شمع عرفاں جس نے سینوں میں
کیا حق کے لئے بیتاب سجدوں کو جبینوں میں
سلام اس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ
مئے حکمت کا چھلکایا جہاں میں جس نے پیمانہ
بڑے چھوٹے میں جس نے اک اخوت کی بنا ڈالی
زمانہ سے تمیز بندہ و آقا مٹا ڈالی!
سلام اس پر فقیری میں نہاں تھی جس کی سلطانی
رہا زیر قدم جس کے شکوہ و فر خاقانی
سلام اس ذات اقدس پر حیات جاودانی کا
سلام آزاد کا آزاد کی رنگیں بیانی کا

سلام و درود

سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اس پر کہ جس نے خون کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ دشمن کو حیاتِ جاوداں دیدی
سلام اس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دے دی

سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اس پر ہوا مجروح جو بازارِ طائف میں

سلام اس پر وطن کے لوگ جس سے جنگ کرتے تھے
سلام اس پر کہ گھر والے بھی جس کو تنگ کرتے تھے

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اُٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

سلام اس پر جو امت کے لئے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر جو فرش خاک پر جاڑے میں سوتا تھا
سلام اس پر کہ جس کی سادگی درس بصیرت تھی
سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت تھی!
سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی
سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر بُروں کو اس پر بروں کو جس نے فرمایا یہ میرے ہیں
سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس نے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا
سلام اس پر کہ جس کے حکم سے سورج پلٹ آیا
سلام اس پر فضا جس نے زمانے کی بدل ڈالی
سلام اس پر کہ جس نے کفر کی قوت کچل ڈالی
سلام اس پر شکستیں جس نے دیں باطل کی فوجوں کو
سلام اس پر کہ ساکن کر دیا طوفان کی موجوں کو
سلام اس پر کہ جس نے زندگی کا راز سمجھایا!
سلام اس پر کہ خود جو بدر کے میدان میں آیا!

سلام اس پر بھلا سکتے نہیں جس کا کبھی احساں
سلام اس پر کہ جس کی ذات ہے فخرِ جن وانساں
سلام اس پر کہ جس کا نام لے کر اس کے شیدائی
الٹ دیتے ہیں تختِ قیصریت تاجِ کسرائی
سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں
سلام اس پر کہ جس کے نام کی عظمت پہ کٹ مرنا
مسلماں کا یہی ایماں یہی مقصد یہی شیوا
سلام اس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ و حیدرؓ کے افسانے
سلام اس پر کہ جس کا نام تسکینِ دل و جاں ہے
سلام اس پر کہ جس کے خلق کی تفسیر قرآں ہے
سلام اس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی
سلام اس پر کہ جس کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی
سلام اس پر کہ جس کا تذکرہ عین سعادت ہے
سلام اس پر کہ جس کی زندگی رحمت ہی رحمت ہے
سلام اس پر کہ جو تھا صدرِ محفل پاکبازوں میں
سلام اس پر کہ جس کا نام لیتے ہیں نمازوں میں
سلام اس پر کہ جو ہر ایک کی امیدوں کا ملجا ہے
سلام اس پر کہ جس کا دونوں عالم میں سہارا ہے

ختم شد